علوم خمسہ کا ثبوت

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔

(۱)...... قیامت کب آئی گی؟

(۲)...... ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

(۳)...... کل کوئی کیا کرے گا؟

(۴)...... کون کس جگہ مرے گا؟

(۵)...... بادل کب برسے گا؟

سوال: ...... جب ان پانچ چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شخص ان باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی پیغمبر یا ولی کے لئے ثابت کرے تو یہ شرک ہونے کی وجہ سے قائل مشرک کیوں نہ ہوگا؟

جواب: ...... اللہ تعالیٰ قدیم ہے انبیائے کرام اور اولیاء حادث ہیں۔ دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی اور قدیم ہے انبیاء و اولیاء کا علم عطائی اور حادث ہے، تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور ان حضرات کا اس کے مقابلہ میں متناہی ہے، ان تین باتوں کو تسلیم کر لینے کے بعد شرک کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بعض مفسرین نے بڑی تفصیل سے اس آیت کریمہ کے تحت لکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا سے تشریف لے جانے سے قبل ان مذکورہ پانچ باتوں کا علم عطا فرما دیا تھا۔

علماء کے اقوال سے علوم خمسہ کا ثبوت

ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

علامہ ملا جیون رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ولك ان تقول ان علم هذه الخمسة وان كان لايملكه الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبه و اوليائه بقرينة قوله تعالىٰ ان الله عليم خبير على ان يكون الخبير بمعنى المخبر.

ترجمہ: اور تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ ان پانچوں علوم کو اگرچہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن جائز ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبوں اور ولیوں میں سے جس کو چاہے سکھائے اس قول کے قرینے سے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا بتانے والا ہے خبیر بمعنی مخبر۔

(التفسيرات الاحمدية ص۶۰۸ پاره ۲۱ سورة لقمان تحت آية ۳٤ مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور)

علامہ صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی متوفی ۱۲۲۳ھ لکھتے ہیں:

وما تدرى نفس ماذا تكسب غدا اى من حيث ذاتها و اما باعلام الله للعبد فلا مانع منه كالانبياء و بعض الاولياء فلا مانع من كون الله يطلع بعض عباده الصالحين على بعض هذه المغيبات فتكون معجزة للنبى و كرامة للولى.

ترجمہ: (اور کوئی نہیں جانتا کل وہ کیا کرے گا) کا مطلب ہے کہ ذاتی طور پر کوئی نہیں جانتا البتہ اگر اللہ تعالیٰ بندے کو علم عطا فرمائے تو اس

کے لئے کچھ مانع نہیں جیسے انبیاء کو اور بعض اولیاء کو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے بعض نیک بندوں کو ان مغیبات (خمسہ) میں سے بعض پر اطلاع دینے سے کوئی شے مانع نہیں یہ اطلاع نبی کے لئے بطور معجزہ اور ولی کے لئے بطور کرامت ہوتی ہے۔

(حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین ج۳ ص ۲۶۰ مطبوعہ قاہرہ مصر)

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی متوفی ۱۲۲۳ھ لکھتے ہیں:

والذی یجب الایمان به ان رسول الله لم ینتقل من الدنیا حتی اعلمه الله بجمیع المغیبات التی تحصل فی الدنیا و الاخرة.

ترجمہ: اور اس پر ایمان واجب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا اور آخرت کے سارے غیوب کا علم عطا فرما دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ سب غیب معلوم ہیں۔

(تفسیر صاوی علی الجلالین تحت آیت یسئلونك عن الساعة ایان مرسها پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۸۷ ج۲ ص۷۳۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

علامہ احمد بن محمد صاوی مالکی متوفی ۱۲۲۳ھ سورۃ النازعات میں لکھتے ہیں:

فلا ینافی ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لم یخرج من الدنیا حتی اعلمه الله بجمیع مغیبات الدنیا و الاخرة ولکن امر بکتم اشیاء منها.

ترجمہ: پس یہ اس کے منافی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا اور آخرت کے سارے غیوب کا علم عطا فرما دیا، مگر ان میں سے بعض کو چھپانے کا حکم دیا۔

(حاشیۃ الصاوی علی تفسیر الجلالین ج٤ ص ۲۸۹ مطبوعہ قاہرہ مصر)

امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ :

امام حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

انه تعالی اختص به لکن من حیث الاحاطة فلاینافی فی ذلك اطلاع الله تعالی لبعض خواصه علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس التی قال صلی الله علیه وآله وسلم فیهن خمس لا یعلمهن الا الله.

ترجمہ: غیب اللہ کے لئے خاص ہے مگر بمعنے احاطہ تو اس کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعض خاصوں کو بہت سے غیبوں کا علم دیا یہاں تک کہ ان پانچ میں سے جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

(افضل القراء القراء ام القری تحت شعر لك ذات العلوم الخ ص ۱٤۳ مطبوعہ مجمع الثقافی ابوظبی)

امام احمد بن عمر بن ابراهیم المالکی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ :

امام ابوالعباس احمد بن عمر بن ابراہیم المالکی متوفی ٦٥٦ھ لکھتے ہیں:

فمن ادعی علم شئ منها غیر مسند الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان کاذباً فی دعواه.

ترجمہ: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت کے بغیر ان پانچ چیزوں کے جاننے کا دعویٰ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

(المفہم ج ۱ ص ۱۵٦ مطبوعہ دار ابن کثیر بیروت)

امام عینی، قسطلانی، محمود آلوسی اور ابن حجر عسقلانی رحمھم اللہ کا عقیدہ :

محدث کبیر امام بدر الدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں:

فمن ادعیٰ علم شیء منها غیر مسند الی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم کان کاذباً فی دعواه

ترجمہ: یعنی جو کوئی قیامت وغیرہ خمس سے کسی شے کے علم کا ادعا کرے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت نہ کرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے سے مجھے یہ علم آیا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔

(عمدۃ القاری شرح البخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج ۱ ص ۲۹۰ مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریۃ بیروت)، (ارشاد الساری شرح البخاری کتاب الایمان باب سوال جبریل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ج ۱ ص ۱۱ مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت)، (فتح الباری ج ۱ ص ۱۲۴ مطبوعہ دار النشر الکتب لاہور)، (مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۶۵ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)، (روح المعانی ج ۲۱ ص ۱۱۲ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ :

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

ذهب بعضهم الی انه صلی الله علیه وآله وسلم اوتی علم الخمس ایضا وعلم وقت الساعة والروح وانه امر بکتم ذلك.

ترجمہ: اور بعض علماء نے یہ بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچ چیزوں کا علم اور قیامت و روح کا علم بھی دیا گیا ہے، مگر یہ کہ ان کو پوشیدہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(خصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۳۳۵ مطبوعہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ روض النضیر شرح جامع صغیر میں لکھتے ہیں:

اما قوله صلی الله علیه وآله وسلم الا هو ففسر بانه لا یعلمها احد بذاته ومن ذاته الا هو لکن قد تعلم باعلام الله تعالیٰ فان ثمه من یعلمها وقد وجدنا ذلك لغیر واحد کما راینا جماعة علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المراة وقبله.

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ان پانچوں غیبوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اس کے یہ معنی ہیں کہ بذات خود اپنی ذات سے انھیں اللہ ہی جانتا ہے مگر خدا کے بتائے سے کبھی ان کو بھی ان کا علم ملتا ہے بے شک یہاں ایسے موجود ہیں جو ان غیبوں کو جانتے ہیں اور ہم نے متعدد اشخاص ان کے جاننے والے پائے ایک جماعت کو ہم نے دیکھا کہ ان کو معلوم تھا کب مریں گے اور انہوں نے عورت کے حمل کے زمانے میں بلکہ حمل سے بھی پہلے جان لیا کہ پیٹ میں کیا ہے۔

(خالص الاعتقاد ص ۷۶ مطبوعہ دار الرضا لاہور)

علامہ بیجوری رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ :

علامہ بیجوری شرح بردہ شریف میں فرماتے ہیں:

لم یخرج صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الدنیا الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالیٰ بھذہ الامور ای الخمسۃ.

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف نہ لے گئے مگر بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان پانچ غیبوں کا علم دے دیا۔

(حاشیۃ الباجوری علی البردۃ تحت البیت فان من جودک الدنیا الخ ص ۹۲ مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر)

علامہ شنوائی حافظ الحدیث احمد مالکی اور سید شریف رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا عقیدہ :

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

علامہ شنوائی نے "جمع النہایۃ" میں اسے بطور حدیث بیان کیا کہ

قد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی اطلعہ علی کل شیئ.

ترجمہ: بے شک وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اشیاء کا علم عطا نہ فرمایا۔

حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی:

ھو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یخفی علیہ شیئ من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونھا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسیّد الاولین والآخرین الذی ھو سبب کل شیئ ومنہ کل شیئ.

ترجمہ: یعنی قیامت کب آئے گی مینہ کب اور کہاں اور کتنا برسے گا مادہ کے پیٹ میں کیا ہے کل کیا ہوگا فلاں کہاں مرے گا یہ پانچوں غیب جو آیہ کریمہ میں مذکور ہیں ان میں سے کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مخفی نہیں اور کیونکر یہ چیزیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ ہیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ساتوں قطب ان کو جانتے ہیں اور ان کا مرتبہ غوث کے نیچے ہے غوث کا کیا کہنا پھر ان کا کیا پوچھنا جو سب اگلوں پچھلوں سارے جہان کے سردار اور ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر شے انہی سے ہے۔

(خالص الاعتقاد ص ۷۷۔۷۸ مطبوعہ دارالرضاء لاھور)

حافظ الحدیث سیدی احمد مالکی غوث الزمان سید شریف عبدالعزیز مسعود حسنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

قلت للشیخ رضی اللہ تعالی عنہ فان علماء الظاہر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھل کان یعلم الخمس فقال رضی اللہ عنہ کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والواحد من اھل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بعرفۃ ھذہ الخمس.

ترجمہ: یعنی میں نے حضرت شیخ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ علماء ظاہر محدثین مسئلہ خمس میں باہم اختلاف رکھتے ہیں علماء کا ایک گروہ کہتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا علم تھا دوسرا انکار کرتا ہے اس میں حق کیا ہے؟ فرمایا (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانچوں غیبوں

کا علم مانتے ہیں وہ حق پر ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ غیب کیونکر چھپے رہیں گے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت شریفہ میں جو اولیائے کرام اہل تصرف ہیں (کہ عالم میں تصرف فرماتے ہیں) وہ جب تک ان پانچوں غیبوں کو جان نہ لیں تصرف نہیں کر سکتے۔

(الابریز الباب الثانی ص۱۶۷۔۱۶۸مطبوعہ مصطفیٰ البابی مصر)

امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

علامہ حسن بن علی مدابغی حاشیہ فتح المبین امام ابن حجر مکی اور فاضل ابن عطیہ فتوحات وہبیہ شرح اربعین نووی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم قیامت عطا ہونے کے باب میں فرماتے ہیں۔

الحق کما قال جمع ان اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ لم یقبض نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی اطلعہ علی کل ما ابھمہ عنہ الا انہ امر بکتم بعض والاعلام ببعض۔

ترجمہ: یعنی حق مذہب وہ ہے جو ایک جماعت علماء نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا سے نہ لے گیا یہاں تک کہ جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخفی رہا تھا ان سب کا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرما دیا ہاں بعض علوم کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتائیں اور بعض کے بتانے کا حکم کیا۔

علامہ عشماوی کتاب مستطاب "عجب العجاب شرح صلاۃ" حضرت سیدی احمد بدوی کبیر رضی اللہ عنہ میں فرماتے ہیں۔

قیل انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوتی علمھا (ای الخمس) فی اٰخر الامر لکنہ امر فیھا بالکتمان وھذا القیل ھو الصحیح۔

ترجمہ: یعنی کہا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخر میں ان پانچوں غیبوں کا بھی علم عطا ہو گیا مگر ان کے چھپانے کا حکم تھا اور یہی قول صحیح ہے۔

(خالص الاعتقاد ص۸۲ مطبوعہ دارالرضاء لاہور)

الشیخ اسمٰعیل حقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

علامہ الفاضل الکامل الشیخ اسمٰعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ لکھتے ہیں:

وما روی عن الانبیاء والاولیاء من الاخبار عن الغیوب فبتعلیم اللہ تعالی اما بطریق الوحی او بطریق الالھام والکشف...... وکذا اخبر بعض الاولیاء عن نزول المطر واخبر عما فی الرحم من ذکر وانثی فوقع کما اخبر۔

ترجمہ: اور جو غیب کی خبریں انبیاء اور اولیاء سے مروی ہیں پس یہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ہے وحی یا الہام کے راستے سے اور اسی طرح بعض اولیاء نے بارش کے اترنے کی خبر دی اور بعض نے رحم کے بچے لڑکا یا لڑکی کی خبر دی تو وہی ہوا جس کی انہوں نے خبر دی تھی۔

(تفسیر روح البیان ج۷ ص ۱۰۵ مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ کوئٹہ)

محمود آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی بغدادی متوفی ۱۲۷۰ھ لکھتے ہیں:

خمس لا یعلمھن الا اللہ علی وجہ الاحاطۃ والشمول کلیا وجزئیا فلا ینافیہ اطلاع اللہ بعض

خواصه علی کثیر من المغیبات حتی من هذه الخمس لانها جزئیات معدودة وانکار المعتزله مکابرة.

ترجمہ: پانچ چیزیں وہ ہیں جنہیں اللہ کے سوا اس طرح کوئی نہیں جانتا کہ اس کا علم ہر ہر کل اور جز کو محیط اور شامل ہو یہ حدیث اللہ تعالیٰ کے اپنے بعض خاص بندوں کو کثیر امور غیبیہ پر مطلع کرنے کے منافی نہیں حتی کہ ان امور خمسہ میں سے کسی پر اطلاع دے دینا بھی کیونکہ یہ چند جزئیات ہیں اور معتزلہ کا انکار حق بات کا انکار ہے۔

(روح المعانی ج۲۱ ص۱۱۲ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت)

ان محدثین ومفسرین کے اقوال سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصال شریف سے قبل علوم خمسہ عطا فرمادیئے تھے۔ اگر علوم خمسہ کا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے اثبات شرک ہوتا تو یہ مفسرین ومحدثین اس کی جسارت نہ کرتے کیونکہ انہوں نے کہا "جائز" ہے الخ۔ اور شرک کو جائز کہنے والا خود مشرک ہو جاتا ہے۔ کاش کہ شرک کا فتوئی جڑنے والے فتوئی بازی سے قبل یہ سوچ لیتے کہ ایسے فتوئی کی زد میں کون کون آئے گا؟ ایسے اکابر محققین ومدققین کو مشرک کہنے کی بجائے انہیں اپنے غلط مؤقف سے خود ہی دست بردار ہو جانا چاہیے تھا۔

علوم خمسہ کے اثبات کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "الکلام المقبول فی اثبات علم الغیب الرسول" دو جلدوں کا انتظار کریں، تاہم مختصراً اس کے اثبات پر چند احادیث اس کتاب سے نقل کرتے ہیں:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارش کا علم

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابه الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حیث شاء اللہ ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منه بیت مدر ولا بر فیغسل الارض حتی یترکها کالزلفة.

ترجمہ: پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندے بھیجے گا یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے پھر اللہ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ مٹی کا بنا ہوا ہو یا کھال کا خیمہ ہو وہ آئینے کی طرح صاف ہو جائے گا۔

(صحیح مسلم باب ذکر الدجال وصفته وما معه ج ٤ ص ٢٢٥٠ تا ٢٢٥٤ رقم الحدیث ٢٩٣٧ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج۱۰ ص۱۷۳۔۱۷٤ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

امام ابوعیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ روایت کرتے ہیں:

ویرسل اللہ علیهم مطرا لا یکن منه بیت وبر ولا مدر فیغسل الارض یترکها کالزلفة.

ترجمہ: اللہ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ مٹی کا بنا ہوا ہو یا کھال کا خیمہ ہو وہ آئینے کی طرح صاف ہو جائے گا۔

(سنن الترمذی باب ما جاء فی فتنة الدجال قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب ج ٤ ص ٥١٠ رقم الحدیث ٢٢٤٠ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

ثم یرسل اللہ علیھم مطرا لا یکن منه بیت مدر ولا وبر فیغسله حتی یترکه کالزلفة.

ترجمہ: اللہ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ مٹی کا بنا ہوا ہو یا کھال کا خیمہ ہو وہ آئینے کی طرح صاف ہو جائے گا۔

(سنن ابن ماجه باب فتنة الدجال وخروج عیسی بن مریم وخروج یاجوج وماجوج ج ۲ ص ۱۳۵۶ تا ۱۳۵۸ رقم الحدیث ٤٠٧٥ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (مسند احمد ج ٤ ص ۱۸۱ مطبوعه مؤسسة قرطبة مصر)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "مافی الارحام" کا علم

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا ابوبکر ثنا معاذ بن هشام ثنا علی بن صالح عن سماك عن قابوس قال قالت ام الفضل یا رسول الله رایت کان فی بیتی عضوا من اعضائك قال خیراً رأیت تلد فاطمة غلاماً فترضعیه فولدت حسیناً او حسناً فارضعته بلبن قثم.

ترجمہ: حضرت قابوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب دیکھا ہے کہ ہمارے گھر میں آپ کے اعضاء میں سے ایک عضو ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا ہے عنقریب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور تم اس کو دودھ پلاؤ گی پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت امام حسین یا امام حسن رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔

اور انہوں نے حضرت قثم بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کو دودھ پلایا۔

(سنن ابن ماجه باب تعبیر الرؤیا ج ۲ ص ۱۲۹۳ رقم الحدیث ۳۹۲۳ مطبوعه دارالفکر بیروت)، (التحقیق فی احادیث الخلاف ج ۱ ص ۱۰۵ رقم الحدیث ۸۸ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

امام احمد بن ابی بکر بن اسماعیل الکنانی متوفی ۸۴۰ھ اس روایت کے بعد لکھتے ہیں:

هذا اسناد رجاله ثقات وهو صحیح.

(مصباح الزجاجة باب تعبیر الرؤیا ج ٤ ص ۱۵۷ مطبوعه دارالعربیة بیروت)

امام محمد بن سعد متوفی ۲۳۰ھ لکھتے ہیں:

اخبرنا عبدالله بن بکر بن حبیب السهمی حدثنا حاتم بن ابی صغیرة عن سماك بن حرب ان ام الفضل امراة العباس بن عبدالمطلب قالت یارسول الله رایت فیما یری النائم کان عضوا من اعضائك فی بیتی قال خیرا رایت تلد فاطمة غلاماً وترضعینه بلبان ابنك قثم قال فولدت الحسین فکفلته ام الفضل.

ترجمہ: سماک بن حرب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ام فضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب دیکھا کہ گویا آپ کے اعضاء میں سے کوئی عضو اڑ کر میرے گھر آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ایک مبارک خواب دیکھا ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوگا اور تم اسے اپنے بچے قثم رضی اللہ عنہ کے ساتھ دودھ پلاؤ گی پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے ام فضل رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی کفالت میں لے لیا۔

(طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۷۸ مطبوعه دار صادر بیروت)

اس سے معلوم ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "ما فی الارحام" کا علم ہے۔

مافی الارحام اور سرکار علیہ الصلوة والسلام کے غلام:

امام محمد ابو عبداللہ حاکم نیشاپوری متوفی ۴۰۵ھ روایت کرتے ہیں:

عن عروة قال لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجلا من اهل البادیة وهو یتوجه الی بدر لقیه بالروحاء فسائله القوم عن خبر الناس فلم یجدوا عنده خبراً فقالوا له سلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم فقال اوفیکم رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم قالوا نعم قال الاعرابی فان کنت رسول اللہ فاخبرنی ما فی ناقتی هذه فقال له سلمة بن سلامة بن وقش وکان غلاماً حدثا لا تسال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم انا اخبرك نزوت علیهما ففی بطنها سخلة منك.

ترجمہ: عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کی جنگ کو جا رہے تھے تو مقام روحا پر ایک بدوی ملا اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کچھ حالات پوچھے لیکن اس نے کچھ نہ بتایا پھر اسے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام عرض کیجئے کہا کیا تم میں رسول اللہ ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا جی ہاں۔ اعرابی بدوی نے کہا بتاؤ میری اونٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہ پوچھو میری طرف متوجہ ہو میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں تیری نالائق حرکت کا نتیجہ ہے۔

(مستدرك للحاكم منقبة شريفة لسلمة بن سلامة وقال هذا صحيح مرسل ج ٤ ص ٥١٨ رقم الحديث ٥٨٢٢ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (عنوان غزوة البدر الكبرى الرجل اعترض رسول الله وجواب سلمة له ص ٢٥٣ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)، (امام الدميرى فى حيوة الحيوان تحت لفظ "السخلة" ج ١ ص ٣٧٩ مطبوعه مكتبه حقانيه پشاور)

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے نوعمر صحابی نے پیٹ کا حال بتا دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعرابی کا یہ سوال سن کر خاموشی فرمائی تا کہ اس کی نالائق حرکت کا پردہ فاش نہ ہو لیکن اس نوعمر صحابی رضی اللہ عنہ نے اعرابی کو یہ بتا دیا کہ اس اونٹنی کے پیٹ میں کس کا علقہ ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رءوف رحیمی پر قربان جنہوں نے علم ہونے کے باوجود اس اعرابی کا پردہ فاش کرنا مناسب نہ سمجھا اور اس صحابی رضی اللہ عنہ کا یہ خبر دے دینا اسی بات کی دلیل ہے کہ آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کی شان تو بہت بلند ہے بلکہ ان کی بدولت غلاموں کو بھی مافی الارحام کا علم ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ اعرابی حیران ہو گیا۔

صاحب تفسیر عرائس البیان کا عقیدہ:

صاحب تفسیر عرائس البیان آیت ویعلم ما فی الارحام کے ماتحت فرماتے ہیں:

وسمعت ایضا من بعض اولیاء اللہ انه اخبر ما فی الرحم من ذکر وانثی ورأیت بعینی ما اخبر.

ترجمہ: میں نے بعض اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے یہ بھی سنا کہ انہوں نے مافی الرحم کی خبر دی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی میں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ انہوں نے جیسی خبر دی ویسا ہی وقوع میں آیا۔

(تفسیر عرائس البیان)

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کو "مافی الارحام" کا علم :

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

نقل می کنند کہ والد شیخ ابن حجر دا فرزند نمی زیست کشیدہ خاطر بحضور شیخ رسید شیخ فرمود اذ پشت تو فرزند می خواهد بر آمد کہ بعلم دنیا را پر کند۔

ترجمہ: یعنی شیخ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد کی اولاد زندہ نہیں رہا کرتی تھی ایک روز رنجیدہ خاطر اپنے شیخ کے حضور میں پہنچے۔ شیخ نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایسا فرزند ارجمند پیدا ہوگا کہ جس کے علم سے دنیا بھر جائے گی۔ چنانچہ ابن حجر پیدا ہوئے۔

(بستان المحدثین اردو فارسی ص ٣٠٤ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "ما فی الغد" کا علم:

امام احمد بن حنبل متوفی ٢٤١ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ تعالی عین تبوک و انکم لن تاتوا بھا حتی یضحی النھار فمن جاء فلا یمس من مائھا شیا حتی اتی.

ترجمہ: کل تم (اسلامی لشکر) تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے اور تم وہاں چاشت سے پہلے نہ پہنچ سکو گے پس جو کوئی پہلے پہنچ جائے تو وہ اس چشمہ کے پانی کو ہاتھ نہ لگائے یہاں تک کہ میں آجاؤں۔

(مسند احمد ج ٥ ص ٢٣٧ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ٩١١ھ لکھتے ہیں:

انکم ستاتون غدا ان شاء اللہ عین تبوک.

ترجمہ: ان شاء اللہ کل صبح چشمہ تبوک پر پہنچ جاؤ گے۔

(خصائص الکبری باب ما وقع فی غزوۃ تبوک من المعجزات ج ١ ص ٤٥٣ مطبوعہ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت کا وقت اور مقام کا علم

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ٨٥٢ھ لکھتے ہیں:

عن الاقرع بن شفی العکی قال قال دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرضی فقلت لا احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتھا جرن الی ارض الشام وتموت وتدفن بالربوۃ من

ارض فلسطين.

ترجمہ: حضرت اقرع بن شفی العکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیماری کے زمانہ میں تشریف لائے، اس وقت میں نے عرض کیا میرا گمان یہی ہے کہ میں اپنے اس مرض سے جانبر نہ ہوسکوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں۔ تم ضرور زندہ رہو گے اور سرزمین شام کی طرف ضرور ہجرت کرو گے اور وہاں فوت ہو کر فلسطین کے ٹیلہ پر دفن ہو گے۔

(الاصابة فی تمیز الصحابة ذکراقرع بن شفی عکی رضی اللہ عنہ ج ۱ ص ۱۰۳ برقم ۲۳۲ مطبوعه دارالجیل بیروت)، (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب مختصراً ج۱ ص۱۰۳ مطبوعه دارالجیل بیروت)

امام عبدالباقی بن قانع ابوالحسین متوفی ۳۵۱ھ روایت کرتے ہیں:

حدثنا یحیی بن عبدالباقی الثغری ابو محمد نا ابو الحارث الحسن بن موسی الرملی نا محمد بن فهر بن جمیل العکی قال حدثنی امیة ولفاف ابنا المفضل عن ابیهما عن جدهما لفاف بن کدر عن الاقرع بن شفی العکی قال مرضت فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ و آله وسلم فقلت احسب انی میت فی مرضی هذا فقال کلا لتبعثن وتهاجرن الی الشام فتموت وتدفن بها.

(معجم الصحابة ج۱ ص۶۸ برقم ۶۶ مطبوعه مکتبة الغرباء الاثرية المدينة المنورة)

امام ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں:

ودفن بالرملة.

ترجمہ: اور رملہ میں مدفون ہوئے۔

(الاصابة فی تمیز الصحابة ذکراقرع بن شفیعکی رضی اللہ عنہ ج ۱ ص ۱۰۳ برقم ۲۳۲ مطبوعه دارالجیل بیروت)

امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ لکھتے ہیں:

اخرج ابن السکن وابن منده کلاهما فی (الصحابة) وابن عساکر فی تاریخه من طرق عن الاقرع بن شفی العکی قال: دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وآله وسلم فی مرض: لا احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتها جرن الی ارض الشام وتموت وتدفن بالربوة من ارض فلسطین فمات فی خلافة عمر ودفن بالرملة.

ترجمہ: ابن السکن اور ابن مندہ رحمہما اللہ دونوں نے "الصحابہ" میں اور ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "تاریخ" میں کئی سندوں کے ساتھ اقرع بن شفی العکی رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری بیماری کے زمانہ میں تشریف لائے، اس وقت میں نے عرض کیا میرا گمان یہی ہے کہ میں اپنے اس مرض سے جانبر نہ ہوسکوں گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں تم ضرور زندہ رہو گے اور سرزمین شام کی طرف ضرور ہجرت کرو گے اور وہاں فوت ہو کر فلسطین کے ٹیلہ پر دفن ہو گے۔ چنانچہ وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں فوت ہوئے اور رملہ میں مدفون ہوئے۔

(خصائص الکبری ج ۲ ص ۲۱۸ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (حجة اللہ علی العالمین فی معجزات سیدالمرسلین ص ۳۶۴ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (سبل الهدی والرشاد ج ۱۰ ص ۹۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کفار کے مقتولین کی جگہ کا علم

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہذا مصرع فلان یضع یدہ علی الارض ہھنا ہھنا قال فما مات احدھم عن موضع ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ فلاں شخص کے گرنے کی جگہ ہے اور اپنے دست مبارک کو ادھر ادھر زمین پر رکھتے تھے راوی نے فرمایا کہ کوئی بھی مقتولین میں سے حضور علیہ السلام کے ہاتھ کی جگہ سے ذرا بھی نہ ہٹا۔

(صحیح مسلم کتاب الجهاد باب غزوة بدر ج۲ ص۱۰۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)، (حجة اللّٰہ علی العالمین فی معجزات سیدالمرسلین ص ۳۶۸-۳۶۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض ج٤ ص۱۹۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (اتحاف سادة المتقین ج۸ ص۳۳۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (احیاء علوم الدین ج۲ ص۳۸٦ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)، (مختصر سیرة الرسول عبدالوهاب نجدی ص۱۰۲ مطبوعه دارالقلم بیروت)، (الوفا باحوال المصطفیٰ الباب الخامس عشر فی اخبار رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم بالغائبات ج۱ ص۳۰٦ مطبوعه مصطفیٰ البابی مصر)، (سبل الهدی والرشاد غزوة بدرالکبری ج٤ ص ٥٤-٥٥ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)، (البدایة والنهایة غزوة بدر العظمی ج ۳ ص ۲۷٦ مطبوعه مکتبة المعارف بیروت)، (السیرة النبویة لابن کثیر الطریق الی بدر ج ۲ ص ۳٤۷ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)، (الفصول فی اختصار سیرة الرسول لابن کثیر ص ۱۱۷ مطبوعه دارالقلم بیروت)، (التحفة اللطیفة فی تاریخ المدینة الشریفة لامام سخاوی باب مناقبه ومحاسنه ج۱ ص۷ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)، (انسان العیون فی سیرة الامین المامون المعروفة بالسیرة الحلبیه باب غزوة بدر الکبری ج ۲ ص ۳۹۵ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، ، (صفوة الصفوة لابن جوزی ذکر طرف من اخباره بالغائبات صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم ج ۱ ص ۱۰۲ مطبوعه دارالمعرفة بیروت)، (طبرانی الاوسط ج ۸ ص ۲۱۹ رقم الحدیث ۸٤٥۳ مطبوعه دارالحرمین القاهرة)

علامہ یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ٦٧٦ھ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں لکھتے ہیں۔

وفیہ معجزتان من اعلام النبوة احداھما اخبارہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمصرع جبابرتھم فلم ینفذ مصرعہ الثانیة اخبارہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بان الغلام الذی کانوا یضربونہ یصدق اذا ترکوہ ویکذب اذا ضربوہ وکان کذلک فی نفس الامر۔

ترجمہ: اس حدیث مبارکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ے دو معجزوں کا ذکر ہے جو کہ آپ کی نبوت کی نشانیاں ہیں۔ ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے جابر سرداروں کی قتل گاہوں کی خبر دینا کہ کسی نے اپنی قتل گاہ سے تجاوز نہ کیا۔ دوسرا معجزہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بتانا کہ جس لڑکے کو وہ مار رہے تھے۔ جب اسے چھوڑتے تو وہ سچ بولتا اور جب اسے مارتے تو وہ جھوٹ بولتا اور یہی حقیقت تھی۔ (سچ کیا تھا اور جھوٹ کیا؟ اس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہ سمجھ سکے اور آقا علیہ السلام نے واضح فرمادیا یہی غیب بتانا سرکار علیہ الصلوۃ والسلام کا دوسرا معجزہ تھا)

(صحیح مسلم مع نووی کتاب الجهاد باب غزوة بدر ج۲ ص۱۰۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

یہ حدیث مبارکہ اس پر صریح دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ علم عطا فرمایا تھا کہ کون کہاں مرے گا اور کس جگہ دفن ہوگا جس سے معلوم ہوا کہ یہ عقیدہ رکھنا شرک نہیں بلکہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

کون کب مرے گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کو بھی اس کا علم ہے

محدث کبیر امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی متوفی ۴۳۰ھ لکھتے ہیں:

حدثنا ابو حامد بن جبلة ثنا محمد بن اسحاق ثنا هناد بن اسری ثنا قبیصة ثنا سفیان عن عمرو بن سعید بن ابی حسین قال اخبرنی کثیر بن تمیم الداری قال کنت جالساً مع سعید بن جبیر فطلع علیه ابنه عبداللہ بن سعید و کان به من الفقه فقال انی لاعلم خیر حالاته فقال وما هو قال ان یموت فاحتسبه.

حدثنا عبدالرحمن بن العباس ثنا ابرهیم الحربی ثنا اسحاق ابن اسماعیل ثنا سفیان عن حمید الاعرج قال اقبل ابن لسعید بن جبیر فقال انی لاعلم خیر خلة فیه ان یموت فاحتسبه.

ترجمہ: کثیر بن تمیم داری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ان کا بیٹا عبداللہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ آیا جو فقہ کا کچھ علم رکھتا تھا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بہترین حالات کا علم ہے پوچھا وہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی اور ایسا ہی ہوا۔

حضرت حمید بن الاعرج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا بیٹا ان کے پاس آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں اس کی ایک بہترین حالت سے واقف ہوں اور وہ یہ کہ اس کی موت واقع ہو جائے گی پھر ایسا ہی ہوا۔

(حلیة الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر سعید بن جبیر رحمة اللہ علیه ج ٤ ص ٢٧٥ مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قیامت کا علم:

امام ابوداؤد متوفی ۲۷۵ھ روایت کرتے ہیں:

وفیه تقوم الساعة.

ترجمہ: اسی روز (جمعہ) میں قیامت قائم ہوگی۔

(سنن ابی داؤد باب تفریع ابواب الجمعة باب فضل یوم الجمعة ولیلة الجمعة ج ١ ص ٢٧٤ رقم الحدیث ١٠٤٦ مطبوعه دارالفکر بیروت)

امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ لکھتے ہیں:

وفیه تقوم الساعة.

(مصنف ابن ابی شیبه ج ١ ص ٤٧٧ رقم الحدیث ٥٥١٦ مطبوعه مکتبة الرشد الریاض)، (شعب الایمان للبیهقی ج٣ ص ٩٠ رقم الحدیث ٢٩٧٢ مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ ثنا الربیع بن سلیمان ثنا عبداللہ بن وهب اخبرنی ابن ابی الزناد عن ابیه عن موسی بن ابی عثمان عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم سید الایام یوم الجمعة فیه خلق آدم وفیه ادخل الجنة وفیه اخرج منها ولا تقوم الساعة الا فی یوم الجمعة.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سید الایام ہے اس میں حضرت آدم علیہ

السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن ان کو جنت میں داخل کیا گیا اسی دن وہ جنت سے باہر لائے گئے اور قیامت صرف جمعہ کے دن ہی قائم ہوگی۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۹۰ رقم الحدیث ۲۹۷۱ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (الاحادیث المختارۃ ج ۹ ص ۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴ ۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷ رقم الحدیث ۳۹۵-۳۹۶ مطبوعہ مکتبۃ النھضۃ الحدیثہ مکہ مکرمہ)، (الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر حرف السین ج ۱ ص ۲۹۱ رقم الحدیث ۴۷۴۴ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)، (جامع الاحادیث الکبیر ج ۲۰ ص ۱۴۵ رقم الحدیث ۱۶۰۲۷ مطبوعہ دارالفکر بیروت)، (حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ذکر رفاعۃ ابولبابہ رضی اللہ عنہ ج ۱ ص ۳۶۶ مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت)

قیامت یوم عاشوراء کو ہوگی:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک طویل ارشاد روایت کیا ہے جس کے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم القیامۃ یوم عاشوراء ہے (یعنی محرم کے مہینہ کی دس تاریخ)

(فضائل الاوقات رقم الحدیث ۲۳۷ ص ۴۴۱ مطبوعہ مکتبہ المنارۃ مکہ مکرمہ

قیامت جمعہ کی آخری ساعت میں ہوگی:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دو دنوں میں زمین کو پیدا کیا اور دنوں میں اس کی روزی پیدا کی پھر استواء فرمایا پھر دنوں میں آسمانوں کو پیدا فرمایا زمین کو اتوار اور پیر کے دن پیدا کیا اور منگل اور بدھ کو اس کی روزی پیدا کی اور آسمانوں کو جمعرات اور جمعہ کے دن پیدا کیا اور جمعہ کی آخری ساعت میں عجلت سے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی ساعت میں قیامت قائم ہوگی۔

(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۳۸۳ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

باقی دلائل اور اعتراضات کے دندان شکن جوابات کے لئے فقیر ناچیز کی کتاب "الکلام المقبول فی اثبات علم الغیب الرسول" کا انتظار کریں۔